Dr Shahnaj Ara
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D College Tripu

غالب کا شاعرانہ عظمت۔

غالب جن کا نام مرزا اسداللہ خاں تھا اور تخلص پہلے غالب اور کبھی اسد بنا رکھتے تھے۔ اردو کے سب سے زیادہ جانے مانے شاعر ہیں۔ ان کی شہرت ان کے چھوٹے سے دیوان کی وجہ سے ہے۔ غالب نے انسانی ذہن و فکر کی عظمت کو بذات خود ایک قدر کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اور یہی چیز انہیں ذوق، مومن آتش اور ناسخ کے علاوہ دوسرے شعراء سے ممتاز کرتی ہے۔ غالب کے یہاں ~~تخلیقی فکر کے بجائے~~ تحلیلی فکر کے بجائے تخلیقی فکر پائی جاتی ہے۔ اور یہ ایسا فکری فن، اگر وہ تخلیقی فکر کو اپنی غزل میں اپنانے تو شاعرانہ عظمت تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے تھے۔

غالب نے اپنی فنی اور فکری دونوں میں تلاش کرنے میں ذہنی آزادی اور ذاتی تجربے کو اپنا رہبر بنایا، عقل سے روشنی مانگی اور تخیل کی مدد سے جذبہ و عقل، وجدان اور شعور کو ملا کر شعر کی تخلیق کی۔ عشق جو ہر حیات اور ہماری غزل کا محبوب موضوع رہا ہے۔ غالب کے عشق میں وارفتگی ہے۔ غم والی بے چارگی نہیں، بے خودی ہے، سپردگی نہیں برگشتگی ہے۔ افسردگی نہیں۔ حق تو یہ ہے کہ حسن و عشق کے جذبات و احساسات اور واردات و کیفیات کی ترجمانی کے سلسلے میں انسانی نفسیات کے رنگ کی جیسی تصویریں غالب نے کھینچی ہیں۔ اس کی مثال دوسری جگہ ملنی مشکل ہے۔

غالب کی غزل کا مہذب اور پر تکلف انداز و بیان میر کے سادہ اور درویشانہ انداز بیان کے مقابلے میں بڑی جاذبیت رکھتا ہے

Scanned with CamScanner

غالب کی انقلابی خصوصیات اور اصل تخیل پر بحث کیجیے۔

یہ وہ خصوصیت ہے جو غالب کو ان کے ہم عصروں میں ممتاز کرتی ہے۔ غالب کی غزلوں میں جہاں گہری معنویت ہے وہیں ان کی غزلوں کی شیرازہ بندی کی خصوصیت بھی ان کی نسبت زیادہ ہے

حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد
بارے آرام سے ہیں اہل جفا میرے بعد

غالب کی شاعرانہ عظمت کے بارے میں اقبال نے کہا تھا۔ جو وہ بلند پایہ شاعر تھے۔ انہوں نے غالب کے فن تخیل کو ان کی عظمت اور ہر دلعزیزی کا سبب بتایا ہے۔ اور غالب کے وسعت تخیل کی داد عقرشی مگر مرزا غالب نے بھی دی ہے۔ تخیل سے افسردنی و رمز ہے جو غالب نے اپنی غزلوں میں فائدہ اٹھایا ہے اور وہ افسردنی و رمز دل ہے۔ تخیل کی اڑان وہ تھا دنگ جس ادا کیا ہے غالب کا سارا دیوان بھرا ہوا ہے۔ مرزا غالب میں تضادات یکجا کرنا اور ان میں امتزاج کیفیت پیدا کرنے کا خاص ملکہ ودیعت تھا۔ انہوں نے اپنی تغزل کی پیش سازی میں بھی اسی اصول پر عمل کیا۔ اردو غزل گویوں میں بھی دو زبردست پیش ساز موجود ہیں۔ ولی دکنی اور مرزا غالب۔ ولی دکنی نے شاہ گلشن کے مشورے کے مطابق دکنی میں فارسی الفاظ اور تراکیب رائج کیں اور اس طرح انہوں نے غیر دانستہ طور پر جدید اردو کی شاعری کی بنیاد رکھی

میر تقی میر نے ولی دکنی کے اسلوب کو نکھارا اور

ولی دکنی نے جو قدم اٹھایا وہ ادبی لحاظ سے انقلاب آفرین تھا۔

غالب نے جو قدم اٹھایا وہ اس سے بھی زیادہ انقلابی تھا۔

Scanned with CamScanner

غالب کے یہاں ان کی بہتات ہے۔ بلکہ انہوں نے فارسی کے محاوروں کا
اردو ترجمہ کر کے اپنی اپنی غزلوں میں کھپایا اور اس طرح جدت اور شاذہ کاری کا
ثبوت دیا۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا جب وہ فارسی میں سوچتے ہوں اور
اردو میں شعر کہتے ہوئے بلا تکلف اسکا استعمال کر دیتے ہوں۔ اسکی سینکڑوں
مثالیں غالب کے کلام میں موجود ہیں۔ انہوں نے فارسی ترکیبات اور صفات بلا
تامل اردو میں استعمال کیے اس طرح وہ عام روایت سے ہٹ کر اپنی راہ علیحدہ
نکالنا چاہتے تھے۔ ولی دکنی کے متبعین میں میر تقی میر اور غالب کے متبعین میں
اقبال جیسے شاعر پیدا ہوئے۔ میر نے ولی کی روایات کو اور اقبال نے غالب کی
روایات کو دو دھاراؤں کی شکل میں اردو میں مستقل حیثیت دے دی

Shahnaj Ara.

Scanned with CamScanner